دَجّال
اور قربِ قیامت
پیشکش
ادارہ اہل سنت کراچی
مدیر
مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مولانا عبد الرشید ہمایوں المدنی
مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی
مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

# دجّال اور قربِ قیامت

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرشید ہمایوں المدنی

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

# دَجّال اور قربِ قیامت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

## دَجّال کی وجہِ تسمیہ

برادرانِ اسلام! لغت کے اعتبار سے دَجّال کا مادّہ دَجل ہے، جس کا معنی ہے: شیطانی چالوں سے دوسروں کو دھوکے میں ڈالنا، حقیقت کو چھپانا، جھوٹ بولنا اور غلط بیانی کرنا ہے۔ چونکہ دجّال میں یہ سب عُیوب موجود ہیں، لہٰذا اسے دَجّال کہتے ہیں۔

اصطلاحِ شریعت میں دَجّال سے مراد وہ جھوٹا مسیح[1] ہے، جو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، اور آخری زمانے میں ظاہر ہوگا، اور خدائی کا جھوٹا دعویٰ کرے گا۔

حضراتِ محترم! واضح رہے کہ دجّال کے نام کے ساتھ لفظِ "مسیح" بمعنی اسمِ مفعول ہے، یعنی ممسوح العین، "ایک آنکھ کا کانا"، جبکہ حضرت سیّدُنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کا لقب مسیح بمعنی اسمِ فاعل ہے، یعنی برکت کے لیے چھُونے والے، اور چھُو کر مُردوں کو زندہ اور بیماروں کو اچھا کرنے والے، لہٰذا باہم کوئی تعارُض نہیں[2]۔

## دجّال کا حُلیہ

حضراتِ گرامی قدر! دَجّال ایک نوجوان کافر مرد ہے، پستہ قد اور عظیم الجثّہ (یعنی بہت موٹا) سرخ رنگت کا مالک، ایک آنکھ سے کانا اور گھنگریالے بالوں والا ہے[3]۔

حضرت سیّدُنا عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ، عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا، إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجُ، جَعْدٌ أَعْوَرُ، مَطْمُوسُ الْعَيْنِ، لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ، فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ،

---

(۱) انظر: "صحیح مسلم" باب ذکر الدجّال، ر: ۷۳۷۷، صـ۱۲۷۳.

(۲) "مرآۃ المناجیح" دجّال کا ظہور، فصلِ اوّل، ۷/۲۱۰۔

(۳) "صحیح البخاري" باب ذکر الدجّال، ر: ۷۱۲۸، صـ۱۲۲۷ بتصرّف.

فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ!»[1] "میں نے تمہیں دجّال سے متعلق اتنی باتیں بتادی ہیں، کہ تمہاری عقل میں نہ سمانے کا خدشہ لاحق ہونے لگا ہے۔ یقیناً دجّال پست قامت، ٹیڑھے پاؤں والا، گھنگھریالے بالوں والا، ایک آنکھ کاسپاٹ ہے، وہ آنکھ نہ اُبھری ہوئی ہے، اور نہ دھنسی ہوگی، اگر تم پر اشتباہ ہو، توجان لو کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے" (جبکہ دجّال کانا ہے!)۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ الله لاَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ، إِنَّ الله لَيْسَ بِأَعْوَرَ -وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ- وَإِنَّ المَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ العَيْنِ اليُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَة»[2] "اللہ تعالی تم سے چُھپا ہوا نہیں، اللہ عزّوجلّ کانا نہیں، اور مسیح دجّال داہنی آنکھ سے کانا ہے، اس کی آنکھ گویا اُبھرے ہوئے انگور کی مانند ہے"۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالی، اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "اے لوگو! دجّال کے حیرت انگیز کرشمے دیکھ کر، اسے خدا نہ سمجھ لینا، اس کے بندہ ہونے کی دلیل، اس کی اپنی کانی آنکھ ہے، وہ اپنے آپ کو شفا نہ دے سکے

---

(١) "سنن أبي داود" باب خروج الدَّجَّال، ر: ٤٣٢٠، صـ٦٠٦.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي﴾، ر: ٧٤٠٧، صـ١٢٧٤.

گا۔ دجّال کی داہنی آنکھ کانی بھی ہوگی، اور اوپر کو انگور کی طرح اُبھری ہوئی بھی، جو ہر شخص کو نظر آئے گی، وہ اپنے اس عیب کو دُور نہ کر سکے گا"[1]۔

حضراتِ ذی وقار! مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں بظاہر تعارُض معلوم ہوتا ہے؛ کہ ایک روایت کے مطابق "دجّال کی آنکھ بالکل سپاٹ ہوگی" (یعنی نہ اُبھری ہوئی، نہ دھنسی ہوئی)، جبکہ دوسری روایت میں "انگور کی طرح اُبھری ہوئی" فرمایا۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "مرقاۃ المفاتیح" کے حوالے سے، دونوں روایتوں میں تطبیق یوں فرماتے ہیں کہ "دجّال کی ایک آنکھ تو ہوگی ہی نہیں، وہ حصّہ سر کے پیچھے کی طرح صاف ہوگا، دوسری آنکھ کانی ہوگی، ابھرے ہوئے انگور کی طرح۔ یا اس کی ایک آنکھ کبھی صاف سپاٹ ہوگی، اور کبھی اُبھرا ہوا انگور۔ یا کسی کو وہ آنکھ سپاٹ نظر آئے گی، اور کسی کو اُبھرا ہوا انگور۔ لہٰذا یہ حدیث گزشتہ حدیثوں کے خلاف نہیں، جن میں اس کی آنکھ کو ابھرے ہوئے انگور کی مانند فرمایا گیا ہے"[2]۔

## دجّال کا موجودہ ٹھکانہ

عزیزانِ مَن! ایک بار حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیارے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو، نماز کے بعد اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہنے کا حکم دیا، اور پھر ارشاد فرمایا:

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" قیامت کے سامنے ہونے والی علامات اور دجّال کا بیان، پہلی فصل، ۷/۲۱۰۔

(۲) "مرآۃ المناجیح" قیامت کے سامنے ہونے والی علامات اور دجّال کا بیان، پہلی فصل، ۷/۲۱۲۔

«أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟» "کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟"

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں!۔

مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنِّي، وَاللهِ! مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ؛ لِأَنَّ تَمِيماً الدَّارِيَّ، كَانَ رَجُلاً نَصْرَانِيّاً، فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِي حَدِيثاً وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ، مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلاً مِنْ لَخْمٍ وَجذَامَ، فَلَعِبَ بِهِمِ الْمَوْجُ شَهْراً فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ أَرْفَؤُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ، فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ، لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ؛ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ، فَقَالُوا: وَيْلَكِ مَا أَنْتِ؟ فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، قَالُوا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: أَيُّهَا الْقَوْمُ! انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ، فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ، قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلاً فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً. قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعاً، حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقاً، وَأَشَدُّهُ وِثَاقاً، مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ، قُلْنَا: وَيْلَكَ مَا أَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي، فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ».

"میں نے تمہیں کسی بات کی ترغیب یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا، بلکہ صرف اس لیے جمع کیا ہے، کہ (تمہیں یہ واقعہ سناؤں کہ) تمیم داری ایک نصرانی شخص تھے، وہ میرے پاس آئے، اور اسلام پر بیعت کی اور مسلمان ہو گئے، اور مجھے ایک بات بتائی، جو اس خبر کے مطابق ہے، جو میں تمہیں دجّال کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں، چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ بنو لخم اور بنو جذام کے تیس ۳۰ آدمیوں کے ہمراہ، ایک بحری جہاز میں سوار ہوئے، انہیں ایک مہینے تک سمندر کی موجیں (طوفان کے سبب) دھکیلتی رہیں، پھر ایک دن غروبِ آفتاب کے وقت سمندر میں ایک جزیرے کے قریب پہنچے، پھر وہ لوگ چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر سوار ہو کر جزیرے تک گئے، تو وہاں انہیں ایک عجیب سی مخلوق ملی، جو موٹے اور گھنے بالوں والی تھی، بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے اگلے اور پچھلے حصے کو وہ پہچان نہیں سکے۔ انہوں نے اس سے کہا کہ خانہ خراب! تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں جسّاسہ (جاسوسہ) ہوں، ہم نے کہا کہ جسّاسہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تم لوگ اندر گرجے میں اس شخص کے پاس چلو، جو تمہاری خبر کے بارے میں بہت بے چین ہے، جب اس نے ہمارا نام لیا تو ہم گھبرائے، کہ کہیں وہ شخص شیطان نہ ہو، ہم جلدی جلدی گرجے تک پہنچے، وہاں اندر ایک بہت بھاری بھرکم آدمی تھا، ہم نے اتنی بڑی جسامت والا (یعنی پستہ قامت اور بہت موٹا) اور ایسا مضبوط بندھا ہوا انسان پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا، اس کے ہاتھ کندھوں تک، اور گھٹنے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے، ہم نے پوچھا: کم بخت! تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ جب تم نے مجھے پا لیا ہے، اور تمہیں

معلوم ہوگیا ہے، تو تم مجھے بتاؤ کہ تم لوگ کون ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم عرب کے لوگ ہیں" (اس کے بعد سیّدنا تمیم داری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بحری سفر، طوفان، جزیرہ میں داخل ہونے اور جسّاسہ سے ملنے کی تفصیل دُہرائی):

اس نے پوچھا: «أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ! قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا، هَلْ يُثْمِرُ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ! قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةِ! قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيهَا مَاءٌ؟ قَالُوا: هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، قَالَ: أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ! -قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ! قَالُوا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ، هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ؟ قَالُوا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ- قَالَ: أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ -قال-: قَالَ لَهُمْ: قَدْ كَانَ ذَاكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ.

قَالَ: أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ! وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي، إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدجّالُ، وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ، فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ، فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، غَيْرَ مَكَّةَ

وَطَيْبَةَ، فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً، أَوْ وَاحِداً مِنْهُمَا، اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتاً، يَصُدُّنِي عَنْهَا، وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا».

"کیا بیسان (اردن کا ایک شہر، جو اسرائیل کے قبضے میں ہے) کی کھجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں، اس نے کہا کہ وہ زمانہ قریب ہے، جب ان درختوں پر پھل نہیں آئیں گے! پھر اس نے بحیرۂ طبریہ (اسرائیل کے شمال مشرق میں اردن کی سرحد کے قرب) میں پانی سے متعلق پوچھا؟ ہم نے کہا کہ اس میں بہت پانی ہے، اس نے کہا کہ عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا! پھر اس نے زُغَر کے چشمہ کا حال دریافت کیا (جو اسرائیل کی مشرقی سمت میں واقع ہے) کہ اس چشمے میں پانی ہے؟ اور کیا اس کے قریب کے لوگ اس پانی سے کاشتکاری کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں، پھر اس نے پوچھا کہ ناخواندہ لوگوں کے نبی کے بارے میں بتاؤ! کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ منوّرہ تشریف لے گئے ہیں، اس نے پوچھا کہ کیا عربوں نے ان سے جنگ کی؟ ہم نے کہا: ہاں، اس نے پوچھا: انہوں نے عربوں سے کیا مُعاملہ کیا؟ ہم نے اسے تمام واقعات بتائے، کہ جو لوگ عربوں میں عزیز تھے، اُن پر حضور اکرم ﷺ نے غلبہ حاصل کر لیا، اور انہوں نے حضور کی اطاعت قبول کر لی! اس نے کہا کہ اُن کے حق میں اطاعت کرنا ہی بہتر تھا!۔

(پھر اس نے کہا کہ) اب میں تمہیں اپنا حال بتاتا ہوں: میں مسیح (دجّال) ہوں، عنقریب مجھے نکلنے کا حکم دیا جائے گا، میں باہر نکلوں گا، اور زمین بھر میں سیر

کروں گا، یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہیں چھوڑوں گا، جہاں میں داخل نہ ہوں، چالیس۴۰ راتیں برابر گشت میں رہوں گا، لیکن مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ میں نہیں جاسکوں گا، وہاں جانے سے مجھے روک دیا جائے گا، جب میں ان میں سے کسی ایک شہر میں داخل ہونے کی کوشش کروں گا، تو فرشتہ مجھے تلوار سے روکے گا، ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے مقرّر ہوں گے"۔

یہ واقعہ سنانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے، اپنا عصا شریف منبر پر مار کر فرمایا: «هَذِهِ طَيْبَةُ! هَذِهِ طَيْبَة! هَذِهِ طَيْبَةُ!» "یہ ہے طیبہ! یہ ہے طیبہ! یہ ہے طیبہ!"۔ پھر مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ؟» "کیا میں تم سے یہی سب نہیں بیان کرتا تھا؟" لوگوں نے عرض کی: جی ہاں!۔ (پھر فرمایا:) ...«أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ. مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ. مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ»[1] "ہوشیار رہو! کہ دجّال دریائے شام میں ہے، یا دریائے یمن میں، نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے! وہ مشرق کی طرف ہے! وہ مشرق کی طرف ہے!"۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا حدیث شریف کے آخری جزء ...«أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ

---

(۱) "صحيح مسلم" باب قصّة الجسّاسة، ر: ۷۳۸٦، صـ۱۲۷٦، ۱۲۷۷.

الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ» ...إلخ، کی شرح میں دجّال کے ٹھکانے اور سَمت سے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "اس فرمانِ عالی کی بہت سی شرحیں کی گئیں، بہترین شرح یہ ہے کہ دجّال کبھی بحرِ شام (جانبِ شمال) میں مقیّد رہتا ہے، اور کبھی بحرِ یمن (جانبِ جنوب) کی جیل میں رکھا جاتا ہے، آج کل ان دونوں جیلوں میں نہیں، بلکہ مدینہ منوّرہ سے مشرقی جانب میں ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ وہ شامی یا یمنی جیلوں میں مقیّد رہتا ہے، مگر قریبِ خُروج مدینہ منوّرہ میں ان طرفوں (سَمتوں) سے نہ آئے گا، بلکہ مشرق کی طرف سے آئے گا"[1]۔

## خروجِ دجّال کب ہوگا؟

حضراتِ گرامی قدر! آج کل یہود ونصاریٰ میں سے بعض لوگ، یہ دعویٰ کرتے پھرتے ہیں، کہ دجّال کا خروج ہو چکا ہے، اور وہ اس کذّاب سے ملاقات بھی کر چکے ہیں، یاد رکھیے! یہ سب دعوے فی الوقت جھوٹے اور بلا ثبوت ہیں؛ کیونکہ ہمارے نبیٔ برحق ﷺ نے خروجِ دجّال سے قبل، بعض ایسی نشانیوں سے متعلق بیان فرمایا ہے، کہ جب تک وہ نشانیاں وُقوع پذیر نہ ہو جائیں، اس وقت تک دجّال کا خروج نہیں ہو سکتا!۔

حضرت سیّدُنا نافع بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، کہ نبیٔ رحمت ﷺ کے پاس مغرب کی طرف سے

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" "قیامت کے سامنے ہونے والی علامات اور ...الخ، پہلی فصل، ۷/۲۲۹ ملتقطاً۔

کچھ لوگ، اونی کپڑوں میں ملبوس آئے، ان کی ملاقات حضورِ اکرم ﷺ سے ایک جھاڑی کے پاس ہوئی، جبکہ وہ کھڑے تھے اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، میں نے دل میں سوچا کہ چل کر ان کے اور حضور سرورِ عالَم ﷺ کے درمیان جا کر کھڑا ہو جاؤں، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ نبیٔ کریم ﷺ کے ساتھ کوئی دھوکا کر دیں! پھر میں نے سوچا کہ ممکن ہے رسولِ کریم ﷺ ان کے ساتھ آہستہ سے بات کر رہے ہوں، بہرحال میں چلتا ہوا ان کے اور حضور رحمتِ عالم ﷺ کے درمیان آکر کھڑا ہوا، میں نے حضور پرنور ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے نکلنے والے چار ۴ کلمات محفوظ کر لیے، جنہیں میں اپنے ہاتھ پر شمار کر رہا تھا، حضور سیّدِ عالم ﷺ نے فرمایا:

«تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ، فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ فَارِسَ، فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ، فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ، فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ!» "تم لوگ جزیرۂ عرب میں جہاد کرو گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ہاتھ پر فتح دے گا، پھر فارس والوں سے جہاد کرو گے، رب تعالی اس میں بھی تمہیں فتح دے گا، پھر روم سے جہاد کرو گے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن پر بھی فتح عطا فرمائے گا، پھر دجّال سے جہاد کرو گے، تو اللہ رب العالمین اس پر بھی تمہیں فتح یابی نصیب فرمائے گا!"۔

راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا نافع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "اے جابر! اسی لیے ہم سمجھتے ہیں، کہ دجّال کا خروج اس وقت تک نہیں ہوگا، جب تک روم فتح نہ ہو جائے!"[1]۔

## جنگِ عظیم اور خروجِ دجّال

حضراتِ محترم! خروجِ دجّال کی بڑی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ اس کے خروج سے قبل دنیا کو ایک اَور عالمی جنگ کا سامنا ہوگا، اور قسطنطنیہ (ترکی) جو مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل چکا ہوگا، دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ حدیثِ پاک میں ہے، کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے ارشاد فرمایا: «المَلْحَمَةُ العُظْمَى، وَفَتْحُ القُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ!»[2] "جنگِ عظیم، فتحِ قسطنطنیہ، اور خروجِ دجّال، سات ۷ مہینوں کے اندر سب کچھ ہو جائے گا!"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الفتن، ر: ٧٢٨٤، صـ١٢٥٦.

(٢) "سنن الترمذي" أبواب الفتن، ر: ٢٢٣٨، صـ٥١٣. [وقال أبو عيسى]: "هذا حديث غريب لا نعرفه إلّا من هذا الوجه". و"المعجم الكبير" باب الميم، أبو بحريّة عن معاذ بن جبل، ر: ١٧٣، ٢٠/ ٩١. و"مستدرك الحاكم" كتاب الفتن والملاحم، ر: ٨٣١٣، ٤/ ٤٧٣. سكت عنه الذهبي في "التلخيص".

## خروجِ دجّال سے قبل دنیا کی حالتِ زار

حضراتِ گرامی قدر! خروجِ دجّال سے چند سال قبل، دنیا میں دھوکا فریب اور جھوٹ عام ہو جائے گا، فاسق وفاجر لوگ اہم مُعاملات میں رائے زنی کریں گے، حدیثِ پاک میں ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ سِنِينَ خَدَّاعَةً يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ» "دجّال کے خروج سے پہلے چند سال، دھوکا وفریب کے ہوں گے، جھوٹے کو سچا، اور سچے کو جھوٹا بنا کر پیش کیا جائے گا، خیانت کرنے والے کو امانتدار، اور امانتدار کو خائن قرار دیا جائے گا، اور ان میں رُوَیبضہ بات کریں گے"، عرض کی گئی: روَیبِضہ کون ہیں؟ فرمایا: «الْمَرْءُ التَّافِهُ يَتَكَلَّمُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ»[1] "گھٹیا قسم کے لوگ، عام عوام کے اہم مُعاملات میں اپنی رائے دیں گے!"۔

---

(١) "مسند البزّار" مسند عوف بن مالك الأشجعي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ر: ٢٧٤٠، ٧/ ١٧٤. و"البداية والنهاية" كتاب الفتن والملاحم وأشراط الساعة والأمور العظام يوم القيامة، ذكر خروج الدجال بعد وقوع الملحمة الرومية وفتح القسطنطينية، ١٩/ ١١٩. وقال ابن كثير: "وهذا إسنادٌ جيدٌ قويٌّ، تفرّد به أحمد من هذا الوجه". و"مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" كتاب الفتن، باب في أيام الصبر وفيمن يتمسّك بدينه في الفتن، =

میرے عزیز بھائیو! آج نام نہاد مہذّب دنیا، اور دجّالی میڈیا کا کردار ہمارے سامنے ہے، نیوز چینلز پر فاسق وفاجر، اور کم علم لوگ چوبیس ۲۴ گھنٹے، حقائق کو توڑ مروڑ کر، دنیا کے سامنے پیش کرنے میں مصروف ہیں، وہ جھوٹ کو سچ کہیں، تو دنیا اسے سچ تسلیم کرتی ہے، اور اگر چمکتے سورج کی طرح رَوشن سچ کو جھوٹ کہہ دیں، تو عوام الناس تو رہے ایک طرف، اچھے خاصے پڑھے لکھے اور باشعور لوگ بھی، ان کی ہاں میں ہاں ملاتے نظر آتے ہیں!۔

اسی طرح ہمارا عدالتی نظام بھی سب کے سامنے ہے! کس طرح چور لیٹروں اور ملکی خزانہ لوٹنے والے کرپٹ عناصر کو، باعزت بری کر دیا جاتا ہے، اور غربت وِافلاس سے مجبور ہو کر معمولی جرم کرنے والا عام شہری، سالہا سال جیل کی سلاخوں کے پیچھے گزارنے پر مجبور ہوتا ہے!۔ دجّال کے خروج سے قبل دنیا کی جس حالتِ زار سے متعلق، رسولِ محتشم ﷺ نے آگاہ فرمایا تھا، آج وہ حالات بڑی تیزی سے پیدا ہو رہے ہیں۔

لہٰذا علمائے دین کو چاہیے، کہ اپنی تقریروں اور خطباتِ جمعہ میں، مسلمانوں کو فتنۂ دجّال سے متعلق، وقتاً فوقتاً ضروری آگاہی دیتے رہیں؛ تاکہ وہ اُس کے دجل وفریب کا شکار ہونے سے بچے رہیں!۔

---

=

ر: ١٢٢٢٨، ٧/ ٢٨٤. وقال الهيثمي: "رواه البزّار، وقد صرّح ابن إسحاق بالسماع من عبد الله بن دينار، وبقيّة رجاله ثقات".

## دجّال کے خروج کا مقام

عزیزانِ گرامی قدر! حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا: «أَنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ، يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ»[1] "دجّال مشرق کے ایک علاقہ سے ظاہر ہوگا، جسے خُراسان کہا جاتا ہے، اور اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے، جن کے چہرے گویا تہہ بہ تہہ ڈھال (یعنی گول، چپٹے اور گوشت سے بھرے) ہوں گے"۔

## فتنۂ دجّال سے آگاہی اور اُس کی علامات

حضراتِ محترم! دجّال کا فتنہ وفساد کس قدر بڑا ہے، اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام اپنی اپنی اُمّتوں کو، اس سے خبردار کرتے رہے، اس سے بچنے کی تلقین کرتے رہے، حضرت سیّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي بكر الصديق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ر: ١٢، ١/ ١٩٠. و"سنن ابن ماجه" كتاب الفتن، ر: ٤٠٧٢، ٢/ ١٣٥٣. و"مستدرك الحاكم" كتاب الفتن والملاحم، أما حديث أبي عوانة، ر: ٨٦٠٨، ٤/ ٥٧٣. وقال الحاكم: "هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرجاه". وقال الذهبي:"صحيح".

روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الأَعْوَرَ الكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ! وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ! وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ: "كَافِرٌ"!»[1] "ہر ہر نبی نے اپنی اپنی قوم کو کانے کذّاب (دجّال) کے فتنے سے ڈرایا، خبردار! یقیناً وہ کانا ہے! اور یقیناً تمہارا رب کانا نہیں! اور یقیناً اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: "کافر"۔

ایک اَور روایت میں ہے، کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ، أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ»[2] "حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور قیامت کے درمیان، دجّال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں"۔

اسی طرح حضرت سیّدُنا ہِشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ رَأْسَ الدَّجَّالِ مِنْ وَرَائِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ، فَمَنْ قَالَ: أَنْتَ رَبِّي، افْتُتِنَ، وَمَنْ قَالَ: كَذَبْتَ! رَبِّيَ اللهُ، عَلَيْهِ

---

(١) "صحيح البخاري" باب ذكر الدجال، ر: ٧١٣١، صـ١٢٢٨.

(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند المدنيّين، ر: ١٦٢٥٥، ٢٦/ ١٨٧. و"صحيح مسلم" كتاب الفتن، باب في بقية من أحاديث الدجال، ر: ٧٣٩٥، صـ١٢٧٩ بتصرفٍ.

تَوَكَّلْتُ، فَلَا يَضُرُّهُ -أَوْ قَالَ-: فَلَا فِتْنَةَ عَلَيْهِ!»[1] "دجّال کا سر پیچھے سے گنجا معلوم ہوگا، جو شخص اس سے یہ کہہ لے گا کہ تُو میرا رب ہے، وہ اس کے فتنے میں مبتلا ہو جائے گا، اور جو شخص اس کی تکذیب کر کے کہے گا، کہ میرا رب تو اللہ ہے، میں اسی پر بھروسا کرتا ہوں، تو وہ اس کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا!" (یا یہ فرمایا کہ) "اس پر کوئی آزمائش نہیں آئے گی!"۔

حضرت سیّدُنا حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرورِ کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دجّال کے بارے میں ارشاد فرمایا: «إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَاراً، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ،

---

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند المدنيّين، ر: ١٦٢٦٠، ٢٦/ ١٩١. و"مستدرك الحاكم" كتاب الفتن والملاحم، أمّا حديث أبي عوانة، ر: ٨٥٥١، ٤/ ٥٥٤. وقال الحاكم: "هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه". وقال الذهبي:"على شرط البخاري ومسلم". و"مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" كتاب الفتن، باب ما جاء في الدجال، ر: ١٢٥٢١، ٧/ ٣٤٢، ٣٤٣. وقال الهيثمي: " له حديث في الصحيح غير هذا. رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح، ورواه الطبراني".

وَمَاؤُهُ نَارٌ!»[1] "اُس دجّال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، اور اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگا، اور اُس کا پانی آگ ہوگی!"۔

ایک اَور مقام پر حضرت رِبعی بن حراش رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کہ حضرت سیِّدُنا حذیفہ اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسی مقام پر اکٹھے ہوئے، تو حضرت سیِّدُنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ، إِنَّ مَعَهُ نَهْراً مِنْ مَاءٍ وَنَهْراً مِنْ نَارٍ، فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ، مَاءٌ، وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ، نَارٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ المَاءَ، فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ، فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً!».

"دجّال کے ساتھ جو چیزیں ہوں گی، میں انہیں دجّال سے زیادہ جانتا ہوں! اس کے ساتھ پانی کی ایک نہر ہوگی، اور ایک نہر آگ کی ہوگی، جسے تم آگ سمجھو گے وہ پانی ہوگا، اور جسے تم پانی سمجھو گے وہ آگ ہوگی، تم میں سے جو شخص اسے پائے اور پیاس کے سبب پانی پینا چاہے، تو اس میں سے پیے جسے وہ آگ سمجھے، تو وہ اسے پانی پائے گا"۔ (اس پر) حضرت سیِّدنا ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے سنا ہے!"[2]۔

---

(١) "صحيح البخاري" باب ذكر الدجّال، ر: ٧١٣٠، صـ١٢٢٧، ١٢٢٨.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الفتن، باب ذكر الدجّال، ر: ٧٣٧١، صـ١٢٧٠.

## زمانۂ دجّال میں غذائی قلّت کا سامنا

عزیزانِ محترم! خروجِ دجّال کے وقت سخت غذائی قلّت اور قحط کا سامنا بھی ہوگا، تمام غذائی اجناس اور پانی کے دستیاب ذخائر دجّال اور اس کے گروہ کے قبضے میں ہوں گے، مسلمان بوند بوند کو ترس رہے ہوں گے، اور غذا کے طور پر سوائے ذکرِ الٰہی کے اَور کوئی چیز دستیاب نہیں ہوگی، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے، کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قبل از دجّال پیش آنے والے شدائد کا ذکر فرمایا، تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے پوچھا، کہ اس دن کونسا مال بہترین ہوگا؟ حضور رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «غُلَامٌ شَدِيدٌ يَسْقِي أَهْلَهُ المَاءَ، وَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَيْسَ» "وہ طاقتور غلام (خادم یا ملازم) جو اپنے گھر والوں (یا مالک) کو پانی لاکر پلا سکے، جبکہ کھانا تو ہوگا ہی نہیں"، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی، کہ پھر اہلِ ایمان مؤمنین کی غذا کیا ہوگی؟ نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّحْمِيدُ وَالتَّهْلِيلُ» "تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل"، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پوچھا، کہ اس وقت اہلِ عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا: «الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ»[1] "اس وقت اہلِ عرب تعداد میں بہت تھوڑے ہوں گے"۔

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند النساء، ر: ٢٤٤٧٠، ٤١/١٨. و"مسند أبي يعلى" مسند عائشة، ر: ٤٦٠٧، ٧٨/٨. و"مجمع الزوائد ومنبع =

میرے عزیز دوستو! غذا فراہم کرنے والی دنیا کی سب سے بڑی کمپنیوں کا، آج دجّالی قوّتوں کی ملکیت میں ہونا محض اتفاق نہیں ہے، بلکہ یہ سب دجّال کی آمد کے سلسلے میں، ان لوگوں کی طرف سے کی جانے والی پلاننگ اور تیاریوں کا حصّہ ہے، ہم مسلمانوں کو بنظرِ غائر اس کا مُشاہدہ کرنے اور عالمی حالات وواقعات کو سمجھنے کی بھی اشد ضرورت ہے!۔

## دجّال کی مدّتِ اِقامت اور اس کے اختیارات

برادرانِ گرامی! دجّال کا خروج در حقیقت اللہ رب العزّت کی طرف سے، اپنے بندوں کی بہت بڑی آزمائش ہوگی، حضرت سیّدُنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ»[1] "حضرت آدم علیہ السلام

---

=

الفوائد" كتاب الفتن، باب فيما بين يدي الدجّال من الجهد، ر: ١٢٥٠٠، ٧/ ٣٣٥. وقال الهيثمي: "رواه أحمد وأبو يعلى، ورجاله رجال الصحيح". و"البداية والنهاية" كتاب الفتن والملاحم وأشراط الساعة والأمور العظام يوم القيامة، ذكر أحاديث منثورة في الدجّال، ١٩/ ١٧٧. وقال ابن كثير: " تفرّد به أحمد، وإسناده صحيح فيه غرابة، وتقدّم في حديث أسماء، وأبي أمامة شاهد له، والله أعلم".

(١) "صحيح مسلم" كتاب الفتن، ر: ٧٣٩٥، صـ١٢٧٩.

کی تخلیق سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والی کوئی بھی مخلوق، (فتنہ وفساد وآفت) میں دجّال سے بڑی نہیں"۔

دجال کی آمد کے وقت کے حالات بیان کرتے ہوئے رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: «أَرْبَعُونَ يَوْماً، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ»[1] "چالیس ۴۰ دن میں سب سے پہلا دن سال بھر کے برابر، دوسرا دن مہینے بھر کے برابر، اور تیسرا دن ہفتے بھر کے برابر ہوگا، جبکہ باقی تمام ایّام عام دنوں کی طرح"، یعنی چوبیس ۲۴ چوبیس ۲۴ گھنٹے کے ہوں گے۔

رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ، مُنْذُ ذَرَأَ اللهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ، أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ»[2] "جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کو زمین میں پھیلایا یقیناً کوئی فتنہ دجال کے فتنہ سے زیادہ شدید نہیں ہوا"، رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: «مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ»[3] "ایک باغ اور ایک آگ اس کے ہمراہ ہوگی، جو جہنم دکھائی دے، وہ آرام کی جگہ ہوگی، اور جو دیکھنے میں جنّت معلوم ہوگی، وہ حقیقۃً آگ ہوگی"۔

---

(۱) "صحيح مسلم" باب ذكر الدجّال، ر: ۷۳۷۳، صـ۱۲۷۱.

(۲) "سنن ابن ماجه" أبواب الفتن، ر: ٤٠٧٧، ٢/ ١٣٥٩.

(۳) "صحيح مسلم" باب ذكر الدجّال، ر: ۷۳٦٦، صـ۱۲٦۹.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَيُصَدِّقُونَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ، وَيَأْمُرُ الأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ»[1] "وہ خدائی کا دعوی کرے گا، جو اس پر ایمان لائے گا، تو آسمان کو حکم دے گا کہ بارش برسائے تو وہ پانی برسائے گا، زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزہ اُگائے گی"۔

خرقِ عادت (بظاہر ناممکن کاموں) پر اسے قدرت دی جائے گی، جس کا اظہار وہ وقتاً فوقتاً کرتا رہے گا، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: «ثُمَّ يَأْتِي الخَرِبَةَ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَيَتْبَعُهُ، كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ»[2] "پھر دجّال کسی ویرانے میں آکر (زمین کو) حکم دے گا، کہ اپنے خزانے

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب القدر، باب ما جاء في فتنة الدجّال، ر: ٢٢٤٠، صـ ٥١٤ ملخّصاً. [وقال أبو عيسى]: "هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلّا من حديث عبد الرحمن بن يزيد بن جابر". "بہارِ شریعت" مَعاد وحشر کا بیان، حصّہ ۱، ۱/۱۲۰، ۱۲۱ ملخّصاً۔

(٢) "سنن الترمذي" باب ما جاء في فتنة الدجّال، ر: ٢٢٤٠، صـ٥١٤. [وقال أبو عيسى]: "هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلّا من حديث عبد الرحمن بن يزيد بن جابر".

نکال دے! اور جب وہ وہاں سے واپس لَوٹے گا، تو خزانے اس کے پیچھے ایسے چل پڑیں گے، جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سردار کی اتّباع کرتی ہیں"۔

اسی طرح ایک اَور روایت میں، حضرت سیِّدُنا مغیرہ بن شُعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہے، کہ دجّال کے بارے میں نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے جتنا میں نے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا، حضور نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: «مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ؟» "تجھے اس سے کیا ضرر پہنچے گا؟" میں نے عرض کی: لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی! نبئ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ!»[1] "یہ کام اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے!"۔

شارحِ بخاری حضرت علّامہ مفتی شریف الحق امجدی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "دجّال اصل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہے، ایک طرف تو اللہ تعالیٰ اسے خرقِ عادت پر قدرت عطا فرمائے گا، یہاں تک کہ مُردے بھی جِلائے گا (یعنی زندہ کرے گا)، بارش برسائے گا، کھیتی اُگائے گا، وغیرہ وغیرہ، جس سے کمزور ایمان والے اس کے پھندے میں پھنس جائیں گے، مگر ساتھ ہی ساتھ ایسی نشانیاں بھی اس کے ساتھ ہوں گی، جو اس کے جھوٹے ہونے کی بیّن دلیل ہوں گی، مثلاً کانا ہونا، یہ عیب ہے، اور معبود وہ ہے جو ہر عیب سے پاک

---

(۱) "صحيح البخاري" باب ذكر الدجّال، ر: ۷۱۲۲، صـ۱۲۲۷.

ہے! معبود وہ ہے جو ہر چیز پر قادر ہے، اگر یہ معبود ہوتا تو کانا کیوں ہوتا؟ اور بالفرض اس کی ایک آنکھ کانی تھی، تو اسے درست کیوں نہیں کر لیا؟ نیز اس کی پیشانی پر ک، ف، ر لکھا ہوگا، اگر وہ معبود ہوتا تو اسے مٹا کیوں نہیں دیا؟"[1]۔

## دجّال کے اوّلین پیروکار

عزیزانِ محترم! بعض روایات کے مطابق دجّال کے اکثر پیروکار یہودی ہوں گے۔ حضرت سیّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، رسول الله صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ إِصْبَهَانَ، سَبْعُونَ أَلْفاً، عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ»[2] "اَصفہان کے ستّر ہزار یہودی دجّال کے پیروکار ہوں گے، جن پر طیلسان نامی لباس ہوگا"۔

میرے عزیز! طیلسان ایک خاص قسم کا لباس (مثلِ شال) ہے، جو زینت کے طور پر کندھے اور سر ڈھانپنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اسلام کے ابتدائی دَور میں جب تک یہ یہود کا نشانِ خاص رہا، ممنوع رہا، اور جب اس کا رَواج عام ہوگیا، تب یہ مُباح (جائز) ہوگیا۔ دجّال کے اوّلین ستر ہزار پیروکار جو قومِ یہود سے ہوں گے، ان کے پہچان کی خاص نشانی یہی ہے، کہ وہ "طیلسان" لباس استعمال کرتے ہوں گے۔

---

(۱) "نزہۃ القاری" کتاب الفتن، باب ذکر الدجّال، تحت ر: ۲۹۰۰، ۸/۸۷۶، ۸۷۷۔

(۲) "صحیح مسلم" کتاب الفتن، ر: ۷۳۹۲، صـ۱۲۷۸.

علاوہ ازیں حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی قدّس سرّہٗ اس حدیثِ پاک کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ "اس زمانہ میں یہود شہرِ اَصفہان میں کثرت سے ہوں گے، اَصفہان ایران کا مشہور شہر ہے، یہیں دجّال کا زور زیادہ ہوگا، اور دجّال کے پہلے مُعاون ومددگار یہود ہوں گے"[1]۔

## مدینہ منوّرہ میں تین ۳ زلزلے

عزیزانِ گرامی قدر! دجّال اپنے سفید گدھے پر، برق رفتاری کے ساتھ دنیا بھر کا گشت کرے گا، مکّہ معظّمہ اور مدینہ منوّرہ کے سوا، دنیا کا کوئی خطّہ ایسا نہ ہوگا جہاں دجّال نہ پہنچا ہو، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «المَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ، فَيَجِدُ المَلاَئِكَةَ يَحْرُسُونَهَا، فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ، وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ الله!»[2] "دجّال مدینہ طیّبہ کے پاس آئے گا، اور فرشتوں کو اس کی حفاظت پر مامور پائے گا، ان شاءاللہ عزّوجلّ نہ دجّال مدینہ طیّبہ میں آسکتا ہے، اور نہ ہی طاعون!"۔

حضرت سیّدُنا ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا يَدْخُلُ المَدِينَةَ رُعْبُ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" قیامت کے سامنے والی علامات اور دجّال کا بیان، پہلی اوّل، ۷/۲۲۲۔

(۲) "صحيح البخاري" باب ذكر الدجّال، ر: ٧١٣٤، صـ١٢٢٨.

أَبْوَابٍ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ!»[1] "مسیح دجّال کا رعب ودبدبہ، مدینہ منوّرہ میں داخل نہیں ہوسکے گا، اُس دن مدینہ شریف کے سات ۷ دروازے ہوں گے، اور ہر دروازے پر دو ۲ فرشتے، بطورِ محافظ موجود رہیں گے!"۔

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «يَجِيءُ الدَّجَّالُ حَتَّى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ المَدِينَةِ، ثُمَّ تَرْجُفُ المَدِينَةُ ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ!»[2] "دجّال مدینہ منوّرہ کے ایک کنارے اُترے گا، پھر مدینہ منوّرہ تین ۳ بار (زلزلے کے سبب) لرز اُٹھے گا، جس کے سبب سارے کافر اور منافق لوگ، یہاں سے نکل کر دجّال کے پاس پہنچ جائیں گے!"۔

## فتنۂ دجّال سے بچاؤ کے طریقے

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! فتنۂ دجّال کی شدّت اور غلبہ اس قدر ہوگا، کہ کسی مسلمان کے پاس اس سے دُور بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا، اس کے شبہات کا اثر اِس قدر قوّی ہوگا، کہ مضبوط سے مضبوط ایمان والا بھی لڑکھڑا جائے گا، حضرت سیّدُنا عمران بن حُصین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد

---

(١) "صحيح البخاري" باب: لا يدخل الدجال المدينة، ر: ١٨٧٩، صـ٣٠٢.

(٢) "صحيح البخاري" باب ذكر الدجال، ر: ٧١٢٤، صـ١٢٢٧.

فرمایا: «مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ، فَوَاللهِ! إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ -أَوْ لِمَا يَبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ-»[1] "جو شخص دجّال سے متعلق سنے، تو چاہیے کہ اُس سے دُور بھاگے!؛ کیونکہ جو اس کے پاس جائے گا، اگرچہ اپنے آپ کو مؤمن سمجھتا ہو، وہ بھی اس کے پیچھے چل پڑے گا؛ کیونکہ دجّال کے لائے ہوئے شکوک وشبہات ہی کچھ ایسے خطرناک ہوں گے، کہ آدمی ڈگمگا جائے!"۔

## دجّال کے فتنے سے بچنے کے لیے سورۂ کہف کی آیات

عزیزانِ مَن! حضرت سیِّدُنا نوّاس بن سمعان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ! فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ؛ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ!»[2] "اگر دجّال نکلا اور میں تمہارے درمیان موجود رہا، تو تم سے پہلے میں اُس پر دلیل قائم کرکے غلبہ پاؤں گا، اور اگر وہ نکلے اور میں تم میں موجود نہ رہوں، تو ہر شخص اپنی طرف سے دلیل

---

(١) "سنن أبي داود" باب خروج الدَّجّال، ر: ٤٣١٩، صـ٦٠٦.

(٢) "سنن أبي داود" باب خروج الدَّجّال، ر: ٤٣٢١، صـ٦٠٦، ٦٠٧.

قائم کر کے غلبہ پائے، اور میرے بعد بھی اللہ ہر مسلمان کا والی اور وارث ہے۔ تو تم میں سے جو اُسے پائے، اس پر "سورۂ کہف" کی ابتدائی آیات تلاوت کرے؛ کیونکہ یہ اس کے فتنے کا بچاؤ ہیں"۔

## سورۂ کہف کی ابتدائی دس ۱۰ آیات کی فضیلت

ایک اَور روایت میں ہے، کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِن فتنَة الدَّجَّالِ!»[1] "جو شخص "سورۂ کہف" کی ابتدائی دس ۱۰ آیات یاد کرلے، وہ دجّال کے فتنہ سے بچالیا جائے گا!"۔

## سورۂ کہف کی آخری دس ۱۰ آیات

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ، كَانَتْ لَهُ نُوراً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ إِلَى مَكَّةَ، وَمَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِهَا، ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يَضُرَّهُ!»[2] "جو کوئی "سورۂ کہف" پڑھے، تو وہ بروزِ قیامت اس

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب صلاة المسافرين وقصرها، ر: ۱۸۸۳، صـ۳۲٦.

(۲) "المعجم الأوسط" باب الألف، من اسمه أحمد، ر: ۱٤٥٥، ۲/ ۱۲۳. و"مستدرك الحاكم" كتاب فضائل القرآن، ذكر فضائل سور وآي متفرّقة، ر: ۲۰۷۲، ۱/ ۷٥۲. و قال الحاكم: "هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه. ورواه سفيان الثوري، عن أبي هاشم فأوقفه".

کے لیے وہاں سے لے کر مکۂ مکرّمہ تک نور ہوگی، اور جو کوئی اس سورت کی آخری دس ۱۰ آیات پڑھے، پھر اگر دجّال نکلا، تو اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا!"۔

## دجّال سے مقابلے کے لیے مسلمانوں کا پڑاؤ

حضراتِ ذی وقار! دجّال سے مقابلہ کرنے کے لیے، مسلمانوں کا پڑاؤ دِمشق کے قریب "غُوطہ" کے مقام پر ہوگا، حضرت سیّدنا ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ، إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ، يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ، مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ!»[1] "(دجّال سے) جنگ کے دَوران مسلمانوں کا پڑاؤ، شہرِ دِمشق کی ایک جانب "غوطہ" کے مقام پر ہوگا، اور دِمشق شام کے شہروں میں سے ایک بہترین شہر ہے!"۔

آسمان سے نازل ہونے کے بعد، حضرتِ سیّدُنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ساتھ مل کر، دجّال اور اس کے لشکر کے خلاف جہاد فرمائیں گے، جس میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوگی۔

## دَجّال کا خاتمہ

میرے بزرگو، دوستو اور بھائیو! قرآن وحدیث کی تعلیمات کے مطابق، حضرتِ سیّدُنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں، اور قُربِ قیامت میں آسمان سے نُزول فرمائیں

---

(۱) "سنن أبي داود" باب في المعقل من الملاحم، ر: ٤٢٩٨، صـ٦٠٤.

گے۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ خدا ہیں، اور نہ خدا کے بیٹے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب دوبارہ تشریف لائیں گے، تب لوگوں سے اسلام کی خاطر لڑیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیز کو قتل کریں گے، جِزیہ موقوف کریں گے، اور دجّال کو قتل کریں گے[1]۔

اللہ رب العزّت نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسا بلند مقام ومرتبہ عطا فرمایا ہے، کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب بھی کسی ایسے کافر کے پاس سے گزریں گے، جس کے مقدّر میں ایمان نہیں، وہ وہیں مَر جائے گا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ»[2] "حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے ہی کسی کافر کے پاس سے گزریں گے، آپ کے سانس کی خوشبو پہنچتے ہی وہ مَر جائے گا، اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سانس کی خوشبو، آپ کی حدِ نگاہ تک پھیلتی ہوگی"۔

دجّال کی نظر جونہی حضرتِ سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑے گی، وہ پگھلنے لگے گا، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ»[3] "دجّال اس طرح پگھلے گا، جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے"۔

---

(١) "سنن أبی داود" باب خروج الدَّجّال، ر:٤٣٢٤، صـ٦٠٧ ملخّصاً.

(٢) "صَحِیح مسلم" کتاب الفتن وأشراط الساعة، ر: ٧٣٧٣، صـ١٢٧١.

(٣) "صحیح مسلم" کتاب الفتن وأشراط الساعة، ر: ٧٢٧٨، صـ١٢٥٤.

وہ بچنے کے لیے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دُور بھاگنے کی کوشش کرے گا، حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس لعین کا تعاقُب فرمائیں گے، یہاں تک کہ بیت المقدس کے قریب، "لُد" نامی ایک بستی کے دروازے پر اسے پکڑ لیں گے، اور وہیں نیزے کے وار سے اُسے ہلاک فرمائیں گے۔ حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ»[1] "مسیحِ دجّال مشرق کی طرف (یعنی خُراسان) سے آئے گا، اس کا ارادہ مدینہ منوّرہ کا ہوگا، حتّی کہ جبلِ اُحد کے پیچھے اترے گا، پھر فرشتے اس کا منہ ملکِ شام کی طرف پھیر دیں گے، اور وہ وہیں ہلاک ہوگا!"۔

ایک اَور روایت میں ہے: «فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلَهُ»[2] "حضرتِ سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دجّال کو تلاش کریں گے، یہاں تک کہ اسے بابِ "لُد" میں پائیں گے، تو وہیں اسے قتل کریں گے"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الحج، ر: ٣٣٥١، صـ٥٧٩.

(٢) "سنن الترمذي" باب ما جاء في فتنة الدجّال، ر: ٢٢٤٠، صـ٥١٤.

[وقال أبو عيسى]: "هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلّا من حديث عبد الرحمن بن يزيد بن جابر".

## دجّال کا ذکر قرآنِ مجید میں نہ ہونے کی وجہ

عزیزانِ گرامی قدر! بعض حضرات کا یہ کہنا ہے، کہ احادیثِ مبارکہ میں فتنۂ دجّال کو کائنات کا سب سے بڑا فتنہ قرار دیا گیا ہے، پھر قرآنِ مجید میں اس کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟ بعض اہلِ علم نے اس اعتراض کے جواب میں، سورۃ الانعام کی آیت بطورِ دلیل پیش کی، کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ ءَايَٰتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ ءَايَٰتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا قُلِ انتَظِرُوٓا إِنَّا مُنتَظِرُونَ﴾[1]

"وہ اس کے سوا کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں؟ کہ ان کے پاس فرشتے آئیں، یا تیرا رب آئے، یا تیرے رب کی کوئی نشانی آئے، جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آئے گی، کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا، یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی تھی، کہہ دیجیے کہ انتظار کرو، یقیناً ہم بھی منتظر ہیں!"۔

حضراتِ گرامی قدر! جن نشانیوں کا ذکر اس آیتِ مبارکہ میں کیا گیا ہے، ایک حدیث شریف کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے، کہ ان میں سے دجّال بھی ایک نشانی ہے۔ حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ، لَا يَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ

---

(۱) پ۸، الأنعام: ۱۵۸.

قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً: (١) طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، (٢) وَالدَّجَّالُ، (٣) وَدَابَّةُ الْأَرْضِ»[1] "تین ۳ نشانیاں جب نمودار ہو جائیں، تو پھر کسی کو اب ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا، جو پہلے سے ایمان نہ لاچکا ہو، یا اپنے ایمان میں بھلائی نہ کمائی ہو، وہ نشانیاں یہ ہیں: (۱) سورج کا مغرب سے نکلنا، (۲) دجّال کا خُروج، (۳) اور اللہ کی مخلوق (دابۃُ الارض) کا نکلنا"۔

عزیزانِ محترم! دجّال کا ذکر قرآنِ پاک میں واضح طور پر نہ ہونے کا حقیقی علم تو اللہ تعالی کے پاس ہے، مگر عدمِ ذکر میں حکمتِ الٰہی شاید، حدیثِ پاک کی اَہمیت کو اُجاگر کرنا بھی ہو، جیسے شادی شدہ زانی کے لیے رجم کی سزا[2]، غیر شادی شدہ زانی کے لیے کوڑوں کے علاوہ جلاوطنی کی سزا[3]، پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کو بیک وقت نکاح میں رکھنے کی حُرمت کا ذکر[4]، صرف احادیثِ مبارکہ میں ہے، بالکل ایسے ہی دجّال کا ذکر بھی واضح طور پر صرف احادیثِ مبارکہ میں آتا ہے، لہٰذا جس طرح ہم دیگر کئی مسائلِ شرعیہ کو صرف احادیثِ مبارکہ کی بنیاد پر تسلیم کرتے ہیں، اسی طرح دجّال سے متعلق اُمور پر بھی ایمان رکھنا ہم پر لازم ہے؛ کیونکہ احادیثِ مبارکہ

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٣٩٨، صـ٧٩.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الحدود، ر: ٤٤١٤، صـ٧٤٩، ٧٥٠.

(٣) "صحيح البخاري" كتاب الشهادات، ر: ٢٦٤٩، صـ٤٢٩.

(٤) "صحيح البخاري" كتاب النكاح، ر: ٥١٠٩، صـ٩١٤.

جہاں قرآنِ پاک کے اَحکام کی تفسیر وتشریح بیان کرتی ہیں، وہیں بعض ایسے مسائل بھی بیان کرتی ہیں، جن کا ذکر بظاہر قرآنِ پاک میں موجود نہیں ہے۔

## فتنۂ دجّال سے پناہ کی دعا

عزیزانِ مَن! فتنۂ دجّال سے پناہ طلب کرنے کے لیے، ہمیں اللہ رب العالمین کے حضور دعاگو رہنا چاہیے؛ کہ یہ ہمارے پیارے آقا ﷺ کی سنّت اور تعلیم ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ فتنۂ دجّال سے یوں پناہ مانگا کرتے تھے: «أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ!»[1] "اے اللہ! میں فتنۂ دجّال سے تیری پناہ مانگتا ہوں!"۔

## دعا

اے اللہ! ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کو بھی، دجّال کے فتنہ، فساد اور شُرور سے محفوظ فرما، ایمان کی سلامتی عطا فرما، ہمارا خاتمہ بالخیر ہو، دجّال اور اس کی پیَروی کرنے والوں کو نیست ونابود فرما۔ ہمیں تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی، بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوشی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا

---

(١) "سنن أبي داود" باب ما يقول بعد التشهّد، ر: ٩٨٤، صـ١٥٠.

ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.